

لاکٹ وغیرہ زیورات میں خون محفوظ کر کے زیور تیار کروانا کیسا؟



دارالافتاء اہل سنت
Darul Ifta Ahle Sunnat

تاریخ: 17-07-2025

ریفرنس نمبر: FSD-9401

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ آج کل جیولری ڈیزائننگ اور تخلیقی فنون کے میدان میں بعض افراد ”یادگار زیورات“ کے نام پر ایک نئی طرز کے زیورات تیار کروا کر اپنے پیاروں یا کسی عزیز کو تحفے میں بھیجتے ہیں۔ ان زیورات کی تیاری کے لیے وہ افراد اپنا خون نکال کر ”بلڈ کلکیشن ٹیوب“ میں محفوظ کرتے ہیں، اور یہ خون زیور تیار کرنے والے کو بھیج دیتے ہیں۔ پھر وہ کاریگر مخصوص کیمیکلز یا ریزن (Resin) کے ذریعے اس خون کو جما کر جھمکوں، لاکٹ، انگوٹھیوں اور چوڑیوں وغیرہ کے سانچوں میں ڈھال کر خوبصورت زیورات تیار کرتا ہے، جن میں خون کی رنگت واضح طور پر دکھائی دیتی ہے، اب سوال یہ ہے کہ انسانی خون والے زیورات بنوانا کیسا؟ اس کے متعلق رہنمائی فرمادیں۔

بسم الله الرحمن الرحيم

الجواب بعون الملک الوہاب اللہم ہدایۃ الحق والصواب

سوال میں بیان کردہ طریقے کے مطابق انسانی خون کی آمیزش والے زیورات بنوانا ناجائز و حرام

اور گناہ کا کام ہے۔

اس کی تفصیل یہ ہے کہ خون انسانی اجزاء میں سے ہے اور اس سے انتفاع (نفع حاصل کرنا) ناجائز و

حرام ہے، نیز ان زیورات میں جو خون شامل کیا جاتا ہے، وہ بہنے کی مقدار ہوتا ہے اور بہنے والا خون ناپاک

ہے، اس طریقہ کار میں اس نجس خون کے ذریعے پاک چیز کو بلا ضرورت ناپاک کرنے کا عمل بھی موجود ہے، جبکہ شریعت مطہرہ میں بلا ضرورت شرعی پاک چیز کو ناپاک کرنا ناجائز و گناہ ہے، لہذا ان وجوہات کی بنا پر یہ زیورات بنوانا، جائز نہیں اور اس عمل سے اجتناب کرنا لازم ہے۔

خون کے حرام ہونے کے متعلق اللہ کریم نے ارشاد فرمایا: ﴿إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْبَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخَيْزِرِ وَمَا آهَلَ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ﴾ ترجمہ کنز العرفان: ”اس نے تم پر صرف مردار اور خون اور سُور کا گوشت اور وہ جانور حرام کئے ہیں جس کے ذبح کے وقت غیر اللہ کا نام بلند کیا گیا۔“ (پارہ 2، سورۃ البقرۃ، آیت 173)

خون سے نفع حاصل کرنا، جائز نہیں، جیسا کہ تفسیر خازن میں ہے: ”اتفق العلماء على أن الدم حرام نجس لا يؤكل، ولا ينتفع به“ ترجمہ: اس بات پر علماء کا اتفاق ہے کہ خون نجس و حرام ہے، اسے نہ کھایا جاسکتا ہے اور نہ ہی اس سے کوئی فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔ (تفسیر خازن، جلد 1، صفحہ 103، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

سوال میں بیان کردہ زیورات میں بہنے کی مقدار خون شامل کیا جاتا ہے اور بہتا خون نجس ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ﴿قُلْ لَا أَجِدُ فِي مَا أُوْحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلَى طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ مَيْتَةً أَوْ دَمًا مَّسْفُوحًا أَوْ لَحْمَ خَنْزِيرٍ فَإِنَّهُ رِجْسٌ أَوْ فِسْقًا أُهْلًا لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ﴾ ترجمہ کنز العرفان: ”تم فرماؤ، جو میری طرف وحی کی جاتی ہے، اُس میں کسی کھانے والے پر میں کوئی کھانا حرام نہیں پاتا مگر یہ کہ مردار ہو یا رگوں میں بہنے والا خون ہو یا سور کا گوشت ہو کیونکہ وہ ناپاک ہے یا وہ نافرمانی کا جانور ہو جس کے ذبح میں غیر اللہ کا نام پکارا گیا ہو۔ (القرآن، پارہ 8، سورۃ الانعام، آیت 45)

دم مسفوح سے مراد بہتا ہو خون ہے، جیسا کہ تفسیر درمنثور میں ہے: ”عن ابن جريج في قوله (أَوْ دَمًا مَّسْفُوحًا) قال المسفوح الذي يهراق“ ترجمہ: حضرت ابن جریج رضی اللہ عنہ سے اس قول ”دَمًا“

مَسْفُوحًا“ کے بارے میں مروی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: مسفوح سے مراد وہ خون ہے جو بہتا ہو۔

(تفسیر درمنثور، جلد 3، صفحہ 383، مطبوعہ دار الفکر، بیروت)

دم مسفوح کی تعریف کے متعلق غنیۃ المستملی میں ہے: ”الدم المسفوح ما سال منه“ ترجمہ: بہنے

والا خون دم مسفوح ہے۔ (غنیۃ المستملی، صفحہ 171، مطبوعہ کوئٹہ)

بہتا ہو خون نجس ہے، جیسا کہ بنایہ میں ہے: ”والدم السائل نجس مطلقاً“ ترجمہ: بہتا ہو خون

مطلقاً ناپاک ہے۔ (البنایہ شرح الہدایہ، جلد 1، صفحہ 263، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

اور بلا ضرورت پاک چیز کو نجس کرنا ناجائز ہے، جیسا کہ حاشیہ طحاوی علی المراقی میں ہے:

”وتنجیس الطاهر بغير ضرورة لا يجوز“ ترجمہ: پاک اشیاء کو بلا ضرورت ناپاک کرنا، جائز نہیں ہے۔

(حاشیۃ الطحاوی علی المراقی، صفحہ 47، مطبوعہ کوئٹہ)

فتاویٰ رضویہ میں ہے: ”بلا ضرورت پاک شے کو ناپاک کرنا ناجائز و گناہ ہے۔“

(فتاویٰ رضویہ، جلد 1، صفحہ 1073، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم



کتبہ

مفتی محمد قاسم عطاری

21 محرم الحرام 1447ھ / 17 جولائی 2025ء